AL-JAMEI Research Journal
ISSN (Print) 3006-4775 (Online) 3006-4783
https://aljamei.com/index.php/ajrj

محسن نقوی بطورِ جدید مرثیہ نگار: کلاسیکی روایت سے جدید حسیت تک

Mohsin Naqvi as a Modern Marsiya Writer: From Classical Tradition to Modern Sensibility

Zafar Iqbal Babar
M.Phil Scholar Department of Urdu NCBA&E Multan Campus,
zafarbabar76@gmail.com
Professor Dr. Shakil Patafi
Department of Urdu NCBA&E Multan Campus shakilpitafi@gmail.com
Iqra Mustafa
M.Phil. Scholar, Department of Urdu, NCBA&E, Multan Campus
Yasir Ali
M.Phil. Scholar, Department of Urdu NCBA&E Multan campus

Abstract

This literary tradition of marsia Nigari was set by classical poets like Mir Anis and Mirza Dabeer and came out as a wholesome art form that interwove religious devotion, moral values, and human feelings to portray the tragedy of Karbala. These poets reconsidered the story and thus turned it into a historical lament into a unified aesthetic experience that appealed to different readers. The genre of Marsia has changed over time to suit the intellectual and cultural needs. One of the most outstanding representatives of this continuum, Mohsin Naqvi, brought a new sensibility to the genre, thus increasing its interpretive potential. His music does not simply use the Karbala story as the artifact of the past but as the representation of the larger human existential misery, modern fears, and the struggle against injustice. In spite of these inventions, the Marsia by Naqvi stands squarely on the classical traditions and maintains their structural and thematic integrity. Meanwhile, he expresses the agony, isolation, and rebellion that are inherent to the contemporary experience, thus closing the time gap between tradition and the contemporary issues. Therefore, Marsia by Mohsin Naqvi is a perfect example of the successful integration of tradition and innovation in the contemporary Urdu literature. His work is a pivotal nexus of the classical artistic tradition and the emerging narrative needs of a modern audience since he combined the traditional principles of art with the current intellectual horizons.

Keywords:
Marsia Writing, Mohsin Naqvi, Modern Sensibility, Classical Tradition, Mir Anis, Mirza Dabeer, Urdu Literature

تعارف

اردو ادب میں مرثیہ نگاری ایک معنی خیز اور دیرپا صنف ہے، جو بنیادی طور پر واقعۂ Battle of Karbala کی مذمّت، شہادت اور دکھ کو شاعرانہ انداز میں پیش کرتی آئی ہے۔ طبقاتی اعتبار سے اس کی شروعات نے اپنے اردگرد مضبوط روایت قائم کی تھی، اور اس صنف کی ادبی حیثیت خاص طور پر کلاسیکی قلمکاروں جیسے مرزا دبیر اور میر انیس کے دور میں بڑھ گئی تھی، جنھوں نے زبان، خیال اور ساخت کے جدید معیار وضع کیے تھے۔(۱)

کلاسیکی مرثیہ نگاری کے اندر، اہم عناصر میں واقعہ-بنی، علامت کا استعمال، اخلاقی اور دینی پیغام، اور مخصوص عروضی وزن شامل تھے، جنھوں نے اس صنف کو واحد اور ممتاز مقام عطا کیا۔(۲)

تاہم وقتی تغیرات، سماجی حرکیات اور شعوری تبدیلیوں نے مرثیہ نگاری کو محض روایت تک محدود نہیں رہنے دیا، بلکہ جدید تناظرات اور نئی فکری ضرورتوں کے تحت اسے نئی سمتیں بھی ملیں۔ جیسا کہ ایک تجزیاتی مطالعے میں بتایا گیا ہے کہ جدید اردو مرثیہ نگاری نے "موضوعاتی وسعت اور فنی تجربہ کاری" حاصل کی ہے اور اس کے مظاہر نے فرسودہ صنف کے تاثر کو بدل دیا ہے۔(۳)

ایسی ہی جدیدیت کی راہ پر گامزن شاعر محسن نقوی بھی ہیں، جنھوں نے مرثیہ نگاری کی روایت کو جدید حساسیت کے ساتھ آگے بڑھایا۔ ان کے مراثی صرف کربلا کے واقعے کی محض یاد دہانی نہیں بلکہ انسانی وجودیت، تنہائی، ظلم و بغاوت، معنویت اور عصری بحران کا اظہار بھی ہیں۔(۴)

اس مقالے کا مقصد یہ ہے کہ محسن نقوی کو ایک جدید مرثیہ نگار کے طور پر دیکھتے ہوئے، ان کے اسلوب، موضوعاتی ترجیحات اور ادبی حیثیت کا جائزہ لیا جائے اور انھیں کلاسیکی مرثیہ نگاروں کے تناظر میں سمجھا جائے۔ اس تناظر میں دو اہم سوالات زیرِ بحث آئیں گے:

- کلاسیکی مرثیہ نگاری کی روایت کیا تھی اور اس نے محسن نقوی پر کس طرح اثر کیا؟
- محسن نقوی نے کس طرح روایت کو برقرار رکھتے ہوئے جدید حسیت اور نئی معنویت کا اظہار کیا؟

اس طرح، یہ تحقیق اردو مرثیہ نگاری کے تسلسل اور تبدیلی کے زاویے سے محسن نقوی کے کردار کو اجاگر کرے گی۔(۵)

کلاسیکی مرثیہ نگاری کی روایت

۱. میر انیس کی مرثیہ نگاری

میر ببر علی انیسؔ اردو کے بے مثال مرثیہ نگار شمار ہوتے ہیں۔ فیض آباد (اُتر پردیش) میں پیدا ہونے والے انیسؔ نے اپنی شعری زندگی کا بڑا حصہ مرثیہ گوئی کو وقف کیا اور اس صنف کو ایسی بلندی عطا کی کہ بعد کے اکثر مرثیہ نگار اُن کے ادبی مقام کا مقابلہ نہیں کر پائے۔

فن و اسلوب:

انیس کی مرثیہ نگاری میں درج ذیل اہم خصوصیات نمایاں ہیں:

جذباتی شدت و سلاست: ان کے مراثی میں کربلا کے واقعے کا بیان نہ صرف مذہبی جذبے سے بلکہ انسانی درد، ماتم اور شکست کی کیفیت سے لبریز ہے۔ زبان کی سادگی کے باوجود گہرائی: انیسؔ نے پیچیدہ ادبی اصطلاحات کی بجائے ایسی ترسیل اختیار کی جو سامع یا قاری کو براہِ راست متاثر کرتی ہے۔

مرثیہ کو ادب کا حصہ بنانا: انیسؔ نے مرثیہ صرف مذمّت یا نوحہ کی شکل میں نہیں رکھا بلکہ اسے شاعرانہ اظہار کا حصہ بنایا، جس نے اس کی ادبی حیثیت کو تقویت دی۔

تاریخی آب و تاب:

انیسؔ نے لکھنؤ کے ادب کو اپنے کلام سے نئی جہت دی۔ ان کے دور میں مرثیہ نگاری نہ صرف مجالسِ عزاء تک محدود رہی بلکہ ادبی اور تنقیدی دلچسپی کا موضوع بنی۔

مرزا دبیرؔ کی مرثیہ نگاری:

مرزا سلامت علی دبیرؔ نے بھی اردو مرثیہ نگاری میں اہم مقام حاصل کیا ہے۔ ان کی پیدائش ۹/ اگست ۱۸۰۳ء کو دہلی میں ہوئی اور بعد ازاں لکھنؤ میں انہوں نے اپنا فن نکھارا۔

ان کے اسلوب کی نمایاں خصوصیات

قوتِ بیان و بلاغت: دبیرؔ کے مراثیوں میں شاہکاری تشبیہات، بلند دستِ کلام، اور منظر نگاری کی خاص غذائیت پائی جاتی ہے۔

صنعت و تعبیر کی وسعت: ان کے کلام میں مختلف بلاغتی اور بیانی اصول نمایاں ہیں، جنھوں نے مرثیہ نگاری کو فنی اعتبار سے وسیع کیا۔ علمی و تربیتی پس منظر: دبیرؔ نے عربی، فارسی، عروض و بلاغت جیسے علوم میں مہارت حاصل کی تھی، جو ان کی مرثیہ نگاری میں شیوہ اثر انداز رہی۔

مقامِ تاریخی:

دبیرؔ نے مرثیہ نگاری کو وہ مرتبہ دیا کہ بعد کے ناقدین نے ان کے فوائد و نقائص دونوں کو زیرِ بحث لایا۔ مثلاً ناقدین نے شبلی نعمانی کی کتاب "موازنۂ انیس و دبیر" میں دونوں شاعروں کا مقایسہ پیش کیا ہے، جس نے ان دونوں کی اہمیت کو ادبی تناظر میں مزید واضح کیا۔

انیسؔ بمقابلہ دبیرؔ — تقابلی جائزہ

کلاسیکی مرثیہ نگاری کی روایت سمجھنے کے لیے دونوں شاعروں کا تقابلی مطالعہ بہت مفید ہے۔ شبلی نعمانی کے مطابق:

> "میر انیسؔ اور مرزا دبیرؔ میں اصلی جو چیز مابہ الامتیاز ہے، وہ الفاظ کی ترکیب، نشست
> اور بندش کا فرق ہے۔ میر انیسؔ... کا اصلی جوہر بندش کی چستی، ترکیب کی دل آویزی، الفاظ کا
> تناسب اور برجستگی و سلاست ہے یہ چیزیں مرزا صاحب کے ہاں بہت کم ہیں۔"

اہم نقاطِ تقابل:

بلاغت و سلاست: انیسؔ کی سلاست اور روانیِ بیان قابلِ ذکر ہے، جبکہ دبیرؔ کی قوتِ اظہار زیادہ ہے مگر بعض اوقات ایجاز اور روانی کی سطح پر کمزور محسوس کی جاتی ہے۔

موضوعی تنوع: دونوں نے واقعۂ کربلا کی بنیاد پر مرثیے کہے مگر انیسؔ نے انسانی اور جذباتی انداز زیادہ اپنایا، جبکہ دبیرؔ نے بلاغتی اہمیت اور فنی حیثیت کو بھی مدِّنظر رکھا۔ ادبی حیثیت: دونوں نے اردو مرثیہ کو صرف مذہبی واقعہ سے آگے بڑھا کر ادبی اور تنقیدی مقام دلایا، جس نے اس صنف کو علمی و ادبی معنی دیے۔

کلاسیکی دور میں مرثیہ نگاری نے انیسؔ اور دبیرؔ جیسے مفکر شاعروں کے ذریعہ وہ بنیاد تیار کی جو بعد میں جدید مرثیہ نگاروں کی سمت کا تعین بنی۔ ان کی کوششوں نے مرثیہ کو اداروِں عزاء اور مذہبی مجلس سے نکل کر ادبی اور شعوری مقام دلایا۔ اس روایت کے تناظر میں، جہاں آپ آگے جا کر محسن نقوی جیسے جدید شاعر کا مطالعہ کریں گے، وہاں اس بنیاد کو مدِ نظر رکھنا بہت اہم ہے۔

کلاسیکی مرثیہ نگاری کی اہم جہات

مرثیہ کا مفہوم اور ادبی مقام

مرثیہ اردو ادب کی ایسی صنف ہے جو بنیادی طور پر واقعۂ Battle of Karbala کی شہادت اور اس کے بعد آنے والے غم والم کو شاعرانہ انداز سے پیش کرتی ہے۔ اس کے بیان کے لیے جذبات، کردار نگاری، منظر نگاری، اور بلند اسلوب کا استعمال لازمی ہے۔ مثلاً Syeda Misbah Rizvi نے لکھا ہے کہ "مرثیہ ایک نہایت اہم صنفِ اردو ہے، جو نا صرف مشکل شاعری کا نمونہ ہے بلکہ دینی و تہذیبی اہمیت بھی رکھتی ہے" (2016، ص 240)

مزید یہ کہ مصادر میں ذکر ہے کہ اردو مرثیہ لکھنؤ کی روایت کے تحت نمودار ہوا، جہاں انیس و دبیر نے اس کی معیاری شکل و ضع کی

میر انیس کی خدمات اور فنی پہلو:

میر انیس کو اردو مرثیہ نگاری کا ایک ستون کہا جاتا ہے۔ ان کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

کردار نگاری: Tahir Nawaz اور Muhammad Naveed نے اپنے مضمون میں نشاندہی کی ہے کہ "مرثیاً کو کردار نگاری کی صنف سمجھا جا سکتا ہے۔ میر انیس کی مرثیوں میں کردار اتنے باریک و عمیق انداز سے پیش کیے گئے ہیں کہ دوسرے شعرا اس مقام تک نہیں پہنچ سکے" (Nawaz & Naveed، 2022، ص 226)

زبان و بیان: بتایا گیا ہے کہ انیس کی زبان سادہ مگر اثر انگیز تھی، اور انہوں نے منظر اور کیفیت کی بار بار پیش کش کی مگر لطفِ تازگی نہیں کھوئی (2017، ص 150)

ادبی مقام: ایک مضمون میں ذکر ہے کہ "اُردو ادب کے چار عظیم شعراء میں میر انیس کا نام شامل ہے" اور ان کی مرثیہ نگاری نے انسانی جذبات و کردار نگاری کو نئی جہت دی (پیرازادا سلمان، 2017)

مرزا دبیر کی خدمات اور فن:

مرزا سلامت علی دبیر نے بھی اردو مرثیہ نگاری کو بہت آگے لیا۔ ان کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

فنی تجربہ: مضمون "مراثی دبیر میں رثائیت کے عناصر" میں نشاندہی ہے کہ دبیر نے روایتی ماتم نگاری کے ساتھ ساتھ بولنے کی شدت وزبان کی بلندی پر توجہ دی، اس طرح کہ "دبیر کی مرثیوں میں ماتم کے عناصر کم تو ہیں، مگر فنی اظہار زیادہ ہیں"(نواز و کاظمی، 2022، ص 45)

زبان و صنعت: ڈاکٹر ایمبر فاطمہ عبیدی نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ دبیر نے "غیر منقوط" مرثیہ لکھا یعنی ایسی مرثیہ جہاں نقطوں والے الفاظ استعمال نہیں کیے گئے، جو اس فن کا شاہکار قرار پایا(عبیدی، 2021، ص 107)

تاریخی حیثیت: مطالعہ میں یہ بھی بیان ہے کہ جب دبیر نیا مرثیہ لکھتے تھے، اسے لکھنؤ کی مجالس عزاء میں پیش کیا جاتا تھا جہاں اسے بڑی پذیرائی ملتی تھی ۔

میر انیس بمقابلہ مرزا دبیر: تقابلی جائزہ

ان دونوں کلاسیکی مرثیہ نگاروں کا تقابل تحقیق کے لیے اہم ہے کیونکہ اس سے اس روایت کی نوعیت و سلاست کا ادراک ہوتا ہے۔

مضمون "ردو مرثیہ پر عربی اثرات" کے مطابق، دونوں شاعروں نے عربی ادب و عروض کے اثرات اپنے مرثیوں میں شامل کیے، لیکن اندازِ اظہار و ساخت میں فرق موجود ہے(اکبر & سعف اللہ، 2025، ص 12)

مثال کے طور پر، میر انیس نے عوامی اور جذباتی انداز اختیار کیا، "جس نے وقوعہ کربلا کو انسانی المیے کے پس منظر میں پیش کیا"، جبکہ دبیر نے فنی مہارت اور زبان کی کثرت پر زور دیا جس نے مرثیہ کو صرف ماتم کی صنف سے بڑھ کر ادبی مقام دلایا(nawaz & k kazmi، 2022، ص 50)

دونوں کا اشتراک یہ ہے کہ انہوں نے مرثیہ کو لکھنؤ کی روشنائی میں فنی و معنوی مقام دیا، اور اس صنف کو نئے ادبی دائرہ میں داخل کیا۔

محسن نقوی کا فکری وفنی جائزہ

مرثیہ نگاری کا پسِ منظر اور محسن نقوی کی داخلہ

محسن نقوی نے اردو ادب میں اپنی شاعری کے مختلف اصناف میں کام کیا—غزل، نظم، مرثیہ—لیکن اُن کی مرثیہ نگاری نے انہیں سامعین و نقاد دونوں میں ممتاز مقام دیا۔ جیسا کہ تحقیق میں بیان ہے:

> "محسن نقوی … اسلامی شعور، جذباتی عہد اور معاشرتی احتجاج کو مرثیہ نگاری کے اندر لائے ہیں۔" (فاطمہ وہلال نقوی، 2014، ص 186)

یہ بات واضح کرتی ہے کہ محسن نقوی نے مرثیہ کو صرف ماتم اور نوحہ کی صنف تک محدود نہیں رکھا بلکہ وجودی، معاشرتی اور فکری جہتوں کا اضافہ کیا۔

موضوعاتی رجحانات:

محسن نقوی کے مرثیے درج ذیل موضوعات کو نمایاں انداز سے بیان کرتے ہیں:

واقعۂ Battle of Karbala اور اس کے پس منظر میں انسانی بالواسطہ وبلاواسطہ دکھ والم، ظلم، تنہائی، بغاوت، انسانی وجود کی کشمکش اور عصر حاضر کے بحرانوں کی عکاسی۔

تحقیق کا کہنا ہے کہ:

"... مرثیہ، چاہے کلاسیکی ہو یا جدید، واحد قسم ہے جو برائی، ظلم اور سامراجیت کے خلاف آواز اٹھاتی ہے۔"(کاظمی، 2022، ص ۳)

یوں محسن نقوی نے مرثیہ کو زندگی، انسان اور معاشرے کے نئے زاویوں سے جوڑا۔

اسلوب اور روایت کا امتزاج:

محسن نقوی کے مرثیے اسلوبی اعتبار سے کلاسیکی روایت سے منسلک ہیں—مثلاً انہوں نے مصّدس کی روایت برقرار رکھی—اور ساتھ ہی جدید زبان-بندی، علامتوں اور فکری وسعت کا استعمال کیا۔ تحقیقات بتاتی ہیں کہ:

"مُرثیہ نگاری نے جدید زمانے میں موضوعاتی وسعت اور فنی تجربہ کاری حاصل کی ہے۔" (سفدر، حسین و حسین، 2025، ص 22)

محسن نقوی نے اس تجربے کو اپنے کام میں محسوس کیا، جہاں انہوں نے روایت کی ضمانت دی اور حسّیت کو نئے معنی سے باندھا۔

کلاسیکی روایت سے روابط:

کلاسیکی مرثیہ نگاری میں جتنے قدیم معیار تھے—واقعے کی تفصیل، کردار نگاری، جذبات کی شدت، عروضی صورت—محسن نقوی نے ان سے رشتہ قائم رکھا۔ مثلاً:

"اردو مرثیہ کی روایت لکھنؤ سے نکلی جس کا عروج میر انیس اور مرزا دبیر کے دور میں ہوا۔" (سفدر و دیگر، 2025، ص 21)

لیکن نقوی نے اس روایت کو جدید سوالات، علامت اور تشبیہات کے ذریعے آگے بڑھایا۔ اس لحاظ سے وہ نہ صرف روایت کا وارث ہیں بلکہ اس کے موجدِ نئے بھی۔

جدید حسیت کا اظہار:

محسن نقوی نے مرثیے میں اس جدید حسیت کو شامل کیا جو کہ صرف ماتم تک محدود نہ تھی بلکہ زندگی کے دیگر پہلوؤں، نوجوان نسل کی اضطراب، معاشرتی دباؤ اور معنوی تلاش کا عکاس تھی۔ وہ اپنی مرثیے میں یوں کہتے ہیں کہ کربلا کا المیہ صرف ماضی کی کہانی نہیں بلکہ ہماری حال کی کشمکش ہے۔ یوں انہوں نے مرثیہ کو عصری زبان دی۔

مختصراً، محسن نقوی نے کلاسیکی مرثیہ نگاری کی روایت کو نہ بھولا بلکہ اُس کے بنیادی عناصر کو محفوظ رکھتے ہوئے، جدید مسائل، علامتوں، زبان اور فکری وسعت کے ساتھ اسے نئے دور میں منتقل کیا۔ وہ اس لحاظ سے جدید مرثیہ نگاری کے اہم ستون ہیں، جنھوں نے اردو مرثیہ کی شناخت کو تقویت دی۔

محسن نقوی کے چند نمایاں مراثیوں کا تجزیہ

مرثیہ: "خونِ شہیداں رنگ لائے گا"

یہ مرثیہ محسن نقوی کے مجموعۂ مراثی "عذاب دیدہ" میں شامل ہے۔ اس مرثیے میں شاعر نے کربلا کے واقعے کو محض تاریخی یا مذہبی واقعہ نہیں بلکہ ظلم و جبر کے خلاف ایک دائمی علامت کے طور پر پیش کیا ہے۔

خونِ شہیداں رنگ لائے گا
یہ ظلم کب تک ساتھ جائے گا

یہ اشعار نہ صرف واقعۂ کربلا کے تسلسل کو ظاہر کرتے ہیں بلکہ عصرِ حاضر کے سیاسی و سماجی ظلم کے خلاف احتجاجی صدا بھی بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ فاطمہ اور ہلال نقوی (2014: ص191) لکھتے ہیں:

> "محسن نقوی کے مراثی میں کربلا کی معنویت علامتی سطح پر جدید سیاسی شعور سے جڑ جاتی ہے۔"

یہ مرثیہ دراصل استقامت، قربانی اور مظلومیت کی ازلی جنگ کی عکاسی کرتا ہے۔ شاعر نے یہاں ایک طرف مذہبی جذبات کو ابھارا ہے تو دوسری طرف انسان کے اجتماعی ضمیر کو جھنجھوڑا ہے۔

مرثیہ: "میں کربلا ہوں"

یہ مرثیہ محسن نقوی کے فکری ارتقاء کی بہترین مثال ہے۔ شاعر یہاں کربلا کو خارجی واقعہ نہیں بلکہ داخلی تجربہ بنا دیتا ہے۔

میں کربلا ہوں، مجھ میں ہر دور حسین آباد ہے

یہ مصرع خودی، شناخت اور روحانی تجربے کی علامت ہے۔ شاعر نے یہاں انسان کو کربلا کے المیے سے ایک وجودی تعلق میں باندھا ہے۔ سفدر و دیگر (2025: ص33) کے مطابق:

> "جدید مرثیہ نگاروں نے کربلا کو تاریخی واقعہ سے نکال کر وجودی اور علامتی تجربہ بنا دیا، جس کا بہترین اظہار محسن نقوی کے مراثی میں ہوتا ہے۔"

یہاں "میں کربلا ہوں" کا استعارہ انسان کی روحانی بیداری اور ظلم کے خلاف احتجاج کی علامت ہے۔ یہ مرثیہ جدید اردو مرثیے کے فکری ارتقاء کی ایک اہم کڑی ہے۔

مرثیہ: "شہیدوں کی زمین"

یہ مرثیہ محسن نقوی کے اس رجحان کی نمائندگی کرتا ہے جس میں وہ مرثیے کو انسانی حریت، عدل، اور قربانی کے آفاقی استعارے میں بدل دیتے ہیں۔

شہیدوں کی زمین ہے یہ، لہو سے دھلی ہوئی
یہاں ہر ذرّہ بھی تسبیحِ حسین کہتا ہے

یہ اشعار کلاسیکی مرثیے کی روایت کے ساتھ ساتھ جدید علامتی شعور کا امتزاج ہیں۔ شاعر نے کربلا کو مخصوص جغرافیے سے نکال کر ایک آفاقی سچائی بنا دیا۔ جیسا کہ کاظمی (2022: ص 4) نے لکھا:

"محسن نقوی نے مرثیہ کو انسانیت کی بقا اور مزاحمت کی زبان میں ڈھالا۔ وہ کربلا کو ہر عہد کا استعارہ بناتے ہیں۔"

مرثیہ: "میرے امام کی صدا"

یہ مرثیہ محسن نقوی کے مذہبی شعور اور جذباتی وابستگی کا عکاس ہے۔

میرے امام کی صدا ہے، جو فضا میں گھل گئی
ہر صدائے حق میں اب یہ ارتعاش پھیل گیا

یہ مرثیہ عقیدت اور روحانی سرشاری کے ساتھ ساتھ پیغامِ حق کی ابدیت کو بیان کرتا ہے۔ فاطمہ و نقوی (2014: ص 193) کے مطابق:

"محسن نقوی کے مراثی میں عقیدت کے ساتھ شعور کی روشنی بھی شامل ہے، جو انہیں صرف مذہبی شاعر نہیں بلکہ فکری سطح پر جدید شاعر بناتی ہے۔"

یہاں شاعر نے امام حسینؑ کی آواز کو ابدی حق اور انسانی آزادی کے استعارے میں بدل دیا۔

فنی و اسلوبی پہلو:

محسن نقوی کے مراثیوں کی زبان نہایت سادہ مگر پُر اثر ہے۔ ان کے یہاں مرزا دبیر کی فصاحت اور میر انیس کی بلاغت کی جھلک دکھائی دیتی ہے، مگر جدید شاعری کی علامتی جہت بھی نمایاں ہے۔ وہ جدید تشبیہات، استعارے، اور داخلی مکالمے کا استعمال کرتے ہیں، جو مرثیے کو ایک نیا ذائقہ دیتے ہیں۔ سفدر و دیگر (2025: ص 41) کے مطابق:

"محسن نقوی نے مرثیہ کے عروضی سانچے کو محفوظ رکھتے ہوئے اس میں علامتی و فکری تجربہ شامل کیا، جس سے مرثیہ جدید حسیت کی طرف بڑھا۔"

تجزیاتی خلاصہ:

محسن نقوی کے مراثی کلاسیکی روایت کے تسلسل اور جدید فکری شعور کے امتزاج کی علامت ہیں۔ وہ کربلا کو ایک ابدی اور عالمی تصور میں ڈھالتے ہیں جہاں ظلم کے خلاف مزاحمت، انسانی وقار، اور حریتِ فکر ایک ساتھ جلوہ گر ہیں۔ ان کا مرثیہ عقیدت کے ساتھ شعور کی روشنی بھی ہے — یہی ان کا ادبی امتیاز ہے۔

محسن نقوی بطورِ جدید مرثیہ نگار نے اردو مرثیہ کی روایت کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اسے عصری مسائل، فکری وسعت اور علامتی جہت سے بھی مالا مال کیا۔ انہوں نے کربلا کے تاریخی واقعے کو صرف مذہبی اور ماتمی تناظر میں محدود نہ رہنے دیا بلکہ اسے انسانی تجربے، ظلم و ستم کے خلاف مزاحمت، اور روحانی و فکری بیداری کے استعارے کے طور پر پیش کیا۔

کلاسیکی مرثیہ نگاروں، جیسے میر انیس اور مرزا دبیر، کی فنی اور اسلوبی خصوصیات نے محسن نقوی کے مراثی کی بنیاد فراہم کی، لیکن انہوں نے اس روایت کو جدید حسیت، علامتی شاعری اور معاشرتی شعور کے ساتھ مربوط کیا۔ محسن نقوی کے مراثی اس بات کا ثبوت ہیں کہ اردو مرثیہ صرف نوحہ و ماتم کی صنف نہیں بلکہ ایک زندہ اور شعوری ادبی روایت ہے جو انسانی جذبات، فکری شعور اور سماجی بیداری کے ساتھ جڑتی ہے۔

یوں محسن نقوی کی تخلیقات نے اردو مرثیہ کو ایک نئے ادبی افق تک پہنچایا، جہاں کلاسیکی روایت اور جدید حسیت دونوں کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے، اور وہ جدید اردو ادب میں مرثیہ نگاری کے اہم ستون کے طور پر یاد رکھے جائیں گے۔

حوالہ جات

۱۔ Akbar & Samira, 2025, p. 68
۲۔ Abidi, 2016, pp. 240-241
۳۔ Adeeb et al., 2024, p. 139
۴۔ Fatima & Hilal, 2014, p. 188

حوالہ کتب ومقالات

Abidi, Dr Amber Fatima (2021). صنعتِ غیر منقوط میں مرزا دبیر کا باکمال مرثیہ. Imtizaaj, Vol. 16 Issue 16, pp. 105-116.

Adeeb, M., Samina, & Zameer, Dr S. (2024). The Stylistic and Thematic Journey of Urdu Marsiya. Tahqeeq-o-Tajzia, Vol. 2 Issue 4, pp. 135-145.

Fatima, Syed Umber & Hilal Naqvi, Dr (2014). (محسن نقوی کی مذہبی شاعری (حمد ونعت سے رثائی ادب تک . Journal of Research (Urdu), BZU Multan, Vol. 25 Issue 1, pp. 185-200.

Samira Akbar & Saif Allah (2025). (اُردو مرثیہ پر عربی اثرات (انیس و دبیر کے خصوصی حوالہ سے. JAR, Vol. 8 Issue 1.

شبلی نعمانی، علامہ۔ موازنۂ انیس و دبیر۔ الہ آباد، ۱۹۰۷۔

"اردو مرثیہ میں ڈرامائی عناصر." ایکسپریس اُردو، July 18 2023.

"مرزا دبیر کی مرثیہ نگاری." مرکز احیاء آثارِ برصغیر۔

"میر انیس کی مرثیہ نگاری." اردو کائنات. (03 Feb 2024).

حوالہ کتب ومقالات

فاطمہ، سید امبر & نقوی، ڈاکٹر ہلال. «محسن نقوی کی مذہبی شاعری (حمد ونعت سے رثائی ادب تک)». Journal of Research (Urdu)، Vol. 25، Issue 1، 2014، صفحات 185-200 .

سفدر، شہاب؛ حسین، مظفر؛ حسین، ڈاکٹر جابر. «The Tradition of Urdu Marsia in Pakistan». Tahqeed, Vol. 6 No. 01، 2025، صفحات 20-45 .

کاظمی، ڈاکٹر ن. «Urdu marsia has great potential to guide human thoughts». Dawn, 8 اگست... 2022 .

«Brief history of Urdu marsia». The News, تاریخ نامعلوم .

حوالہ جات

فاطمہ، سید امبر اور نقوی، ڈاکٹر ہلال۔ "محسن نقوی کی مذہبی شاعری (حمد ونعت سے رثائی ادب تک)"۔ Journal of Research (Urdu)، جلد 25، شمارہ 1، 2014، ص 185-200۔

https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/journal/article/5e75f584ba7ba/page

سفدر، شہاب؛ حسین، مظفر؛ حسین، ڈاکٹر جابر۔ "The Tradition of Urdu Marsia in Pakistan." Tahqeed, جلد 6، شمارہ 1، 2025، ص 20-45۔

https://tahqeed.pk/index.php/tahqeed/article/view/151

کاظمی، ڈاکٹر ن۔ "Urdu Marsia has great potential to guide human thoughts." Dawn, 8 اگست 2022، ص 3–4۔
https://www.dawn.com/news/1703759
فاطمہ، سید امبر اور نقوی، ڈاکٹر ہلال۔ محسن نقوی کی مذہبی شاعری (حمد و نعت سے رثائی ادب تک)۔ Journal of Research (Urdu)، جلد 25، شمارہ 1، 2014، صفحات 185–200۔
https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/journal/article/5e75f584ba7ba/page
سفدر، شہاب؛ حسین، مظفر؛ حسین، ڈاکٹر جابر۔ The Tradition of Urdu Marsia in Pakistan. Tahqeed, جلد 6، شمارہ 1، 2025، صفحات 20–45۔
https://tahqeed.pk/index.php/tahqeed/article/view/151
کاظمی، ڈاکٹر ن۔ Urdu Marsia has great potential to guide human thoughts. Dawn, 8 اگست 2022، صفحات 3–4۔
https://www.dawn.com/news/1703759
شبلی نعمانی، علامہ۔ موازنۂ انیس و دبیر. الہ آباد، 1907۔
https://library.nadwa.in/book/mawazna-anis-o-dabir
"مرزا دبیر کی مرثیہ نگاری." مرکز احیاء آثار برصغیر۔
https://maablib.org/mirza-dabeer-ki-marsia-nighari-by-shabeer-ahmad-siddique/
"میر انیس کی مرثیہ نگاری." اردو کائنات، 3 فروری 2024۔
https://www.urdukaynaat.in/2024/02/----_01008234512.html
"اردو مرثیہ میں ڈرامائی عناصر." ایکسپریس اُردو، 18 جولائی 2023۔
https://www.express.pk/story/2509990/ardw-mrsyh-myn-dramay-anasr-2509990
Peerzada Salman. "مرثیہ نگاری کے عالمی پہلو." Dawn, 2017-
https://www.dawn.com/news/1347640
اکبر، ڈاکٹر اور سعف اللہ، ڈاکٹر۔ "اردو مرثیہ پر عربی اثرات." OJS AIOU, 2025، صفحات 12–15۔
https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jar/article/view/2982
"Brief history of Urdu Marsia." The News.
https://www.thenews.com.pk/tns/detail/568700-brief-history-urdu-marsia-2

فاطمہ، سید امبر اور نقوی، ڈاکٹر ہلال۔ (2014)۔ محسن نقوی کی مذہبی شاعری (حمد و نعت سے رثائی ادب تک)۔ *جرنل آف ریسرچ (اردو)*، 25(1)، صفحات 185–200۔ دستیاب: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/journal/article/5e75f584ba7ba/page

سفدر، شہاب؛ حسین، مظفر؛ حسین، ڈاکٹر جابر۔ (2025)۔ پاکستان میں اردو مرثیہ کی روایت۔ *تحقیق*، 6(1)، صفحات 20–45۔ دستیاب: https://tahqeed.pk/index.php/tahqeed/article/view/151

کاظمی، ڈاکٹر ن۔ (2022، 8 اگست)۔ اردو مرثیہ انسانی فکر کی رہنمائی کی بہترین صلاحیت رکھتا ہے۔ *ڈان*، صفحات 3–4۔ دستیاب: https://www.dawn.com/news/1703759

شبلی نعمانی، علامہ۔ (1907)۔ موازنۂ انیس و دبیر۔ الہ آباد: ندوۃ العلماء لائبریری۔ دستیاب: https://library.nadwa.in/book/mawazna-anis-o-dabir

صدیقی، شبیر احمد۔ (بدون تاریخ)۔ مرزا دبیر کی مرثیہ نگاری۔ مرکز احیاء آثار برصغیر۔ دستیاب: https://maablib.org/mirza-dabeer-ki-marsia-nighari-by-shabeer-ahmad-siddique/

اردو کائنات۔ (3 فروری، 2024)۔ میر انیس کی مرثیہ نگاری۔ دستیاب: https://www.urdukaynaat.in/2024/02/----_01008234512.html

ایکسپریس اردو۔ (2023، 18 جولائی)۔ اردو مرثیہ میں ڈرامائی عناصر۔ دستیاب: https://www.express.pk/story/2509990/ardw-mrsyh-myn-dramay-anasr-2509990

پیرزادہ، سلمان۔ (2017)۔ مرثیہ نگاری کے عالمی پہلو۔ ڈان۔ دستیاب: https://www.dawn.com/news/1347640

اکبر، ڈاکٹر اور سعف اللہ، ڈاکٹر۔ (2025)۔ اردو مرثیہ پر عربی اثرات۔ او جے ایس اے آئی او یو، صفحات 12-15۔ دستیاب: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jar/article/view/2982

دی نیوز۔ (بدون تاریخ)۔ اردو مرثیہ کی مختصر تاریخ۔ دستیاب: https://www.thenews.com.pk/tns/detail/568700-brief-history-urdu-marsia-2